بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۲ — یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL.
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ، ۲۵ احسان ۱۳۵۰ ہش، ۲۵ جون ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۴۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل ۲۳ احسان کو بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی کہ :۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۲ احسان کو اسلام آباد سے مری ہلز تشریف لے گئے ہیں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس ارشاد کا اجلاس ۲۶ جون کو ہوگا

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس انشاء اللہ ۲۶ احسان (جون) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد "نبوت کی حقیقت" اور مکرم سید جواد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ "شہد کے فوائد کا تذکرہ قرآن و حدیث میں" کے عنوانوں پر اپنے تحقیقی مقالے پیش فرمائیں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ کثرت سے اجلاس میں شامل ہوکر مستفید ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعاؤں کے نتائج میں تاخیر و توقف میں یہ حکمت ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم و ہمت میں پختہ ہو جائے

اعلیٰ مراتب و مدارج کے حصول کے لئے زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے

"کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقّت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے مگر وہ دیکھتا ہے کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوگیا ہے۔ اس کا سرّ کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اوّل تو جس قدر امور دُنیا میں ہوتے ہیں۔ ان میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچّہ کو انسان بننے کے لئے کس قدر مرحلے اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں۔ ایک بیج کا درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہوتا ہے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے۔ دوسرے اس توقف میں یہ مصلحت الٰہی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقد ہمّت میں پختہ ہو جاوے اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر انسان اعلیٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اُسی قدر اس کو زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔

پس استقلال اور ہمّت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اگر یہ نہ ہو۔ تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ پہلے مشکلات میں ڈالا جاوے۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اسی لئے فرمایا ہے۔ دُنیا میں کوئی کامیابی اور راحت ایسی نہیں ہے۔ جس کی ابتداء اور اوّل میں کوئی رنج اور مشکل نہ ہو۔ ہمّت کو نہ ہارنے والے مستقل مزاج فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور کچھ اور ناواقف راستہ میں ہی تھک کر رہ جاتے ہیں ——— پس جب خدا پر سچا ایمان ہو کہ وہ میری دعاؤں کو سُننے والا ہے تو یہ ایمان مشکلات میں بھی ایک لذیذ ایمان پیدا کرتا ہے اور غم میں ایک اعلیٰ یاقوتی کا کام دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۰۲-۲۰۳)

مجلس نُصرت جہاں کی "آگے بڑھو" سکیم کے تحت

غانا میں ہمارے تیسرے سیکنڈری سکول کا سنگِ بنیاد

جیسا کہ احباب جانتے ہیں غانا میں دو احمدیہ سیکنڈری سکول Wa اور Fomina کے علاقوں میں گذشتہ سال سے کام کر رہے ہیں۔ اب غانا سے تازہ ترین اطلاع کے مطابق نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت سنٹرل ریجن کے قصبہ Potsin (جو اکرہ سے تیس میل دُور ہے) میں ایک ہزار افراد (جن میں پیرامونٹ چیف اور عیسائی پادری بھی تھے) کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک خاص تقریب میں ہمارے تیسرے احمدیہ سیکنڈری سکول کی بھی بُنیاد رکھ دی گئی ہے۔ الحمد للہ۔

سنگِ بُنیاد رکھے جانے سے قبل مکرمی مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج احمدیہ مسلم مشن غانا نے حاضرین سے خطاب کے دوران مسلمانوں کے تحصیل علم کے شوق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں نے بغداد اور سپین میں مختلف یونیورسٹیاں قائم کیں بلکہ مسلمانوں کو یہ فوقیت بھی حاصل ہے کہ انہوں نے کیمبرج اور آکسفورڈ یونیورسٹیوں سے بہت پہلے فیروان یونیورسٹی قائم کی جو ایک مسلمان عورت فاطمہ ملقب ام الاقیام کی مرہونِ منت ہے۔ انہوں نے بتایا۔ اب تک یورپ کی یونیورسٹیوں میں بُوعلی سینا اور ابن رشد کا فلسفہ پڑھایا جا رہا ہے۔

ان تاریخی واقعات کے ذکر سے مسلمان بہت متاثر ہوئے اور ان کے دلوں میں خوشی کی ایک خاص لہر موجزن ہو گئی۔ الحمد للہ۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس سکول کی عمارت کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائے تاکہ کام شروع کیا جائے۔ نیز اس سکول کو محض اپنے فضل سے اسلامی علوم کو پھیلانے کا مرکز بنا دے۔ (آمین)

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
(حافظ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

نظامِ خلافت اور استجابتِ دعا، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دعا کی خارقِ عادت تاثیرات حضور کا ایک تازہ ارشاد

(مکرم بشیر احمد صاحب رفیق بی اے۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سُنتا ہے۔ اپنے پیاروں کے ساتھ اس کا یہ سلوک عام لوگوں کی نسبت کہیں بڑھ کر ہوتا ہے بسا اوقات ان کے مونہہ سے نکلے ہوئے کلمات کو بھی وہ پورا کر دیتا ہے اور ان کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر پیدا کر دیتا ہے۔ خلفاء راشدین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدی تجلّی سب سے بڑھ کر دعاؤں کی قبولیت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔ ... میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی" (منصب خلافت صـ۳۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کی افتتاحی تقریر میں فرمایا:۔

"میں نے آپ کی تسکینِ قلب کے لئے، آپ کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے، آپ کی پریشانیوں کو دُور کرنے کے لئے اپنے ربِ رحیم سے قبولیتِ دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو ردّ نہیں کرے گا"

۱۹۶۷ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگلستان کا دورہ فرمایا۔ انگلستان کی جماعتوں کے جلسہ سالانہ کو خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا

"میں اکثر اپنے سجدوں میں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا جنہوں نے دعا کے لئے لکھا ہے تو ان کی بیماری تنگی، امتحان کی پریشانی کو دُور فرما اور جنہوں نے لکھنا چاہا مگر لکھ نہ سکے ان پر بھی فضل کر اور جنہوں نے سستی اور کوتاہی کی ان پر بھی رحم فرما۔ یہ دعائیں اس لئے کرتا ہوں کہ میرا سب سے تعلق ہے اور سب کے لئے میرے دل میں محبّت پیدا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات اتنی پیاری اور محبت کرنے والی ہے کہ انسانی عقل اس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتی۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں خدا تعالیٰ نے ہزار ہا لوگوں کی ضرورتوں کو اپنے فضل سے میری دعا کے ذریعہ پورا کیا۔ جن کے حق میں یہ دعائیں قبول ہوئیں وہ ہر جگہ کے ہیں۔ یہاں کے بھی اور افریقہ کے بھی۔ افریقہ سے مجھے ایک خط آیا۔ ایک شخص نے لکھا کہ میری چھ سات لڑکیاں ہیں کوئی نرینہ اولاد نہیں۔ میں نے دعا کی اور اس کے بعد لڑکا پیدا ہؤا۔ کوئی بیوقوف کہے گا کہ یہ اتفاق ہے۔ ہم زیادہ باریکی میں نہیں جاتے کیونکہ وہ اسے سمجھ نہیں سکتا ہاں ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ اگر یہ اتفاق ہے تو بھی اسلام کے حق میں ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام زندہ مذہب ہے"

قبولیتِ دعا کا ایک تازہ نشان

فرینکفورٹ (جرمنی) میں ایک مخلص دوست مکرم محمد شریف صاحب خالد ہیں ان کے ہاں پچھلے دس سال سے کوئی اولاد نہ تھی۔ ڈاکٹروں نے یہ تشخیص کی کہ UTERUS کے مونہہ پر کینسر کے آثار ہیں جس کے لئے اپریشن ضروری ہے۔ مکرم خالد صاحب نے حضور کی خدمت میں دعا اور اپریشن کی اجازت کے لئے لکھا حضور نے فرمایا کہ اپریشن ہرگز نہ کرائیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا وہاں کے چوٹی کے ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ بچہ پیدا ہونے کی ۹۹٪ کوئی امید نہیں اور اپریشن کے نتیجہ میں جو ایک فی صد امید ہے وہ بھی جاتی رہے گی۔

حضور ایدہ اللہ کی دُعا سے ان کے ہاں امیدواری ہوگئی۔ چنانچہ خالد صاحب جب مئی میں چند دن کے لئے ربوہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ درخواست کی کہ حضور ایک لڑکے اور لڑکی کے لئے نام بھی تجویز فرما دیں تا جب بچہ پیدا ہو تو فوراً نام رکھ دیا جائے۔ حضور نے فرمایا۔ میں بچّی کے لئے "خولہ" نام اس شرط پر تجویز کرتا ہوں کہ جب یہ بڑی ہو تو آپ اس کو شہسواری سکھائیں گے تا یہ معناً بھی حضرت خولہؓ کی مثیل ہو۔

اب ۸ جون کو خالد صاحب نے یہ اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ ان کے خط کا ایک اقتباس درج ذیل ہے:۔

"حضور کو یہ سُن کر انتہائی خوشی ہوگی کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سُنا اور اپنے فضل و کرم سے محمودہ کو ایک بہت ہی پیاری بچی عطا فرمائی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ یہ محض حضور پُرنور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ورنہ جرمنی کے چار اسپیشلسٹ یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ محمودہ کے ہاں بچہ ہونا ننانوے فی صد مشکل ہے بلکہ وہ یہ ناممکن سمجھتے ہوئے ذاتی صحت کے لئے ایک اپریشن ضروری قرار دے رہے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے تھے کہ اس اپریشن کے بعد بچہ کی جو ایک فی صد امید ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ لیکن اپریشن کرنا بھی محمودہ کے لئے ضروری ہے چنانچہ گزشتہ سال تو ہم نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اپریشن کروا دیا جائے چنانچہ اس اپریشن کی اجازت کے لئے حضور کی خدمت میں لکھا لیکن حضور نے اپریشن کی اجازت نہ دیتے ہوئے لکھا تھا کہ میں دعا کروں گا اور چھ ماہ تک اپریشن نہ کروایا جائے۔ چنانچہ آج حضور کی دعاؤں کے نتیجہ میں شادی کے پورے دس سال بعد خدا تعالیٰ نے ہمارے خاندان کو اس خوشی سے نوازا ہے۔ گزشتہ دنوں میں جب حضور کی خدمت میں حاضر ہؤا تھا تو حضور نے بچی کا نام "خولہ" تجویز فرمایا تھا جب کہ ابھی بچی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ قدرتی طور پر لوگوں میں لڑکے کے لئے خواہش ہوتی ہے لیکن اس روز سے خدا تعالیٰ نے میرے دل میں بچّی کی خواہش کو اس قدر زیادہ کر دیا تھا کہ "خولہ" نام رکھنے کے ساتھ حضور نے اس کی تربیت پر جو شرط لگائی تھی دلی خواہش تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے زندگی دی تو حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے کی پوری کوشش کروں گا"

اسباب پر دار و مدار شرک ہے۔

ایک دوست کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوا مرحمت فرمائی وہ چند دن بعد آئے اور کہنے لگے کہ حضور مجھے تو اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ پھر آپ مزید استعمال نہ کریں۔ اس موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جڑی بوٹیوں میں مختلف خواص رکھے ہیں اور ان میں امراض کے لئے شفا رکھی ہے لیکن ان میں خواص پیدا کرنے کے بعد وہ الگ نہیں ہوگیا بلکہ جب ایک شخص اس کو کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوا کو حکم دیتا ہے کہ تو نے اپنے خواص اس کے لئے ظاہر نہیں کرنے اور وہ دوا یا بوٹی اس شخص کے لئے بے اثر ہو جاتی ہے۔ جب کہ کسی دوسرے کے لئے جس کے لئے اذنِ الٰہی ہو جاتا ہے یہی دوا شفا کے سامان پیدا کر دیتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کا حکم ہر انسان کے ہر معاملہ میں نافذ ہوتا ہے۔ دواؤں میں خواص بھی وہی پیدا کرتا ہے اور پھر اسی کے حکم سے یہ خواص بعض لوگوں میں کام نہیں کرتے۔ پس اصل تکیہ انسان کو اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیئے۔ اسباب بھی اسی کے پیدا کردہ ہیں صرف اسباب پر دار و مدار رکھنا شرک میں داخل ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ

الفضل

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ احباب کو پڑھنے کیلئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

66

خطبہ جمعہ

اسلام نے محبت خدا اور مساوات کا جو پیغام دیا ہے اسکے ذریعہ لوگوں کے قلوب کو فتح کیا جاسکتا ہے

دُعا ایک ایسی دولت ہے کہ اس کے ذریعہ ہم جتنا چاہیں اپنے بھائیوں کی مدد کرسکتے ہیں اس میں کوئی روک نہیں

دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ غلبہ اسلام کے سامان پیدا کرے اور بنی نوع انسان پر ہدایت اور نُور کے دروازے کھولے

از حضرت سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۵ر فتح ۱۳۴۹ ہش۔ بمقام مسجد مُبارک ربوہ
مرتبہ:۔ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"قرآن عظیم ایک کامل اور مکمل شریعت ہے سینکڑوں احکام اس میں دیئے گئے ہیں جب ہم اس عظیم شریعت اور ہدایت اور کامل کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ بعض دفعہ حکم، حکم کی صورت میں دیا گیا ہے اور بعض دفعہ حکم مومن کی صفت کی صورت میں دیا گیا ہے۔ مثلاً بعض جگہ یہ کہا گیا ہے کہ نمازوں کو شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ اور زکوٰۃ کو پابندی کے ساتھ دو اور بعض جگہ یہ کہا گیا ہے کہ

مومن کی صفت

یہ ہے کہ وہ نماز کو شرائط کے ساتھ ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے والا ہے۔ اس میں ایک حکمت یہ ہے کہ جب صفت کے طور پر الٰہی منشاء ظاہر کیا جاتا ہے اس میں یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ دینِ اسلام دینِ فطرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو ایسا بنایا ہے کہ وہ ارتقائی مدارج میں سے گزرنے کے بعد ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے کہ وہ شریعت کے تمام احکام کا بوجھ برداشت کر سکے۔ اور چونکہ فطرت کے مطابق احکام دیئے گئے ہیں اس لئے ہر وہ شخص جس کی فطرت صحیحہ ہے یعنی

جو کامل مؤمن ہے

وہ ایسا ہی ہے۔ کیونکہ فطرت کے مطابق دینِ اسلام ہے اور فطرت کا تقاضا پورا ہوتا ہے جب دینِ اسلام کا حکم مانا جائے اور اس کے مطابق کام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی میں ایک بات یہ رکھی ہے کہ وہ اپنی نوع سے محبت کرتا ہے اور اس کے لئے قربانی دینے کی خواہش اور تڑپ رکھتا ہے۔ انسان کی یہ فطرت کے اندر ہے۔ آپ چرندوں کو لیں، پرندوں کو لیں درندوں کو لیں مچھلیوں کو لیں یعنی اگر ان کا مطالعہ کریں تو

آپ کو یہ نظر آئے گا

کہ کسی اور جاندار مخلوق میں یہ خواہش نہیں پیدا ہوتی کہ خود نہ کھائے اور اپنی نوع کے دوسرے افراد کو کھلائے۔ انسان نے گھوڑے مسخر کئے۔ گھوڑوں نے بڑا کام کیا اور اب بھی وہ کام دے رہے ہیں۔ باوفا جانور ہے اور ہمارے دل میں اس کیلئے اسی وجہ سے پیار ہے کہ اس نے اُس وقت اسلام کی خدمت کی جب دُنیا کی بڑی طاقتیں اسلام کے خلاف تلوار چلا رہی تھیں اور اس وقت انہوں نے بڑا کام کیا اور بڑی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے مسلمان کو توفیق دی گھوڑے مسخر کرنے کی اور گھوڑے کو یہ توفیق دی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو مجاہد کر رہے ہیں ان کی خدمت کرے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ گھوڑوں کو باندھ کر یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا وہ ایک دوسرے کا کھانا کھانے کی کوشش تو نہیں کرتے؟ کیا یہ بات ان کے اندر ہے۔ انکی کوئی ایسی فطرت نہیں ہے کہ وہ ایک دوسرے کیلئے قربانی دیں۔ بلکہ کئی ٹٹو گھوڑے کئی بے صبرے گھوڑے اس خیال سے کہ کہیں دوسرا گھوڑا زیادہ نہ کھالے وہ خود زیادہ کھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر آپ کے گھر کے صحن میں جہاں چڑیوں کو کھانے کیلئے ملے صبح کے وقت یا غروبِ آفتاب سے قبل اور وہ رات کا کھانا کھا رہی ہوں تو وہاں آپ دیکھیں گے کہ وہ ایک دوسرے کو پرے دوڑانے کی کوشش کرتی ہیں۔ کوئی ایسا نہیں کرتی کہ ایک جگہ دانہ پڑا ہوا ہو اور ایک چڑیا پرے ہٹ جائے اور دوسری کو کہے کہ تم آ کر کھالو۔ نہیں یہ ان کی فطرت کے اندر نہیں ہے۔ لیکن یہ

انسان کی فطرت کے اندر ہے

کہ وہ اپنے بھائی سے ہمدردی کرتا ہے۔ . . . . ویسے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہی ہمدردی کرتا ہے۔ لیکن وہ اپنے بھائی سے سب سے زیادہ ہمدردی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑی عجیب فطرت دی ہے یہ بھی اس کا احسان ہے۔ وہ دوسروں کیلئے اپنے اموال بھی خرچ کرنا چاہتا ہے۔ یہ اس کی فطرت کا تقاضا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ سارے خرچ کرتے ہیں۔ کیونکہ بہت سی فطرتیں مسخ ہو جاتی ہیں۔ یا بہت سی فطرتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کی صحیح تربیت نہیں ہوتی لیکن اس کے نتیجہ میں نہیں ہم کہہ سکتے کہ فطرت ایسی ہے۔ ہم اس کے نتیجہ میں یہ کہتے ہیں کہ فطرت تو صحیح تھی لیکن حالات نے یا بے توجہی نے یا عدم تربیت نے وہ فطرت مسخ کر دی۔

انسانی فطرت صحیحہ ہے

یہ نہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے دوسری مخلوق کی طرح اس طرح پیدا کیا ہے کہ وہ غیر کی پرواہ نہ کرے اور ساری مخلوق خصوصاً بنی نوع انسان کیلئے قربانی نہ دے۔ یہ فطرت کے اندر ہے اس لئے قرآن کریم نے اس کے متعلق یہ فرمایا "مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ" کہ مومن جن کی فطرت صحیحہ ہے جو ہم نے ان کو دیا ہے وہ دوسروں کے لئے خرچ کرتے ہیں یہ فطرتی تقاضا ہے۔ انسان اس سے رہ نہیں سکتا۔ اگر فطرت صحیحہ ہو اور غیر تربیت یافتہ یا مسخ شدہ نہ ہو تو ایک سا مومن مسلمان مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر عمل کرتا ہے کئی جگہ فرمایا کہ یہ کرو مگر یہاں یہ فرمایا کہ انسانی

فطرت میں یہ ہے کہ جو بھی ہم نے ان کو دیا ہے وہ اپنی نوع کے لئے اپنے بھائیوں کے لئے اسے خرچ کرتے ہیں اور

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں دو قسم کے عطایا نظر آتے ہیں ایک وہ کہ جتنا ہم چاہیں اتنا ہم خرچ نہیں کر سکتے۔ اور دوسرے وہ کہ جتنا ہم چاہیں ہم غیر کے لئے دے سکتے ہیں اور کوئی روک نہیں ہے پہلی قسم ہے اموال کی۔ اب مشرقی پاکستان میں ہمارے بھائیوں پر ایک بہت بڑی ابتلا اور امتحان (سمندری طوفان) آیا وہ بڑی مصیبت سے گزرے۔ اگر جو ہم چاہتے ہیں وہ دے سکتے تو احمدی تو ساری دنیا کی دولت اکٹھی کر کے مشرقی پاکستان کے بھائیوں کے قدموں میں ڈھیر کر دیتے تاکہ ان کی کوئی تکلیف باقی نہ رہے لیکن یہ غریب جماعت جو چاہتی تھی وہ نہیں کر سکتی تھی۔ جتنا خدا نے مال دیا اس کا ایک حصہ ہی دے سکتے ہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہزار قسم کی ذمہ داریاں ہیں

کچھ اس میں سے بچایا تکلیف بھی اٹھائی اور دیا لیکن جتنا چاہتے تھے اتنا نہیں دے سکے۔ ایک تو اس قسم کی خدمت ہے کہ انسان چاہتا تو بہت زیادہ ہے لیکن عملاً وہ کر نہیں سکتا لیکن ایک دوسری چیز اللہ تعالیٰ کی ہے۔ ایک دوسری دولت ہے۔ ایک دوسری عطا ہے۔ ہم جتنا چاہیں ہم دے سکتے ہیں۔ مثلاً دعا ہے جتنی چاہیں ہم دعا کر سکتے ہیں۔ کوئی روک نہیں۔ پس ایک قسم تو وہ ہے کہ جتنا چاہیں وہ نہیں دے سکتے دوسری وہ ہے کہ جتنا چاہیں وہ دے سکتے ہیں اور اس کی طرف ہی اس وقت اپنے بھائی بہنوں بچوں اور بچیوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں ہم مالی لحاظ سے اپنی خواہش اور تڑپ کے مقابلہ میں بہت حقیر چیز پیش کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔ لیکن ایک چیز ہے جس کے راستے میں کوئی روک نہیں ہے کہ جتنا چاہیں ہم اپنے بھائیوں کے لئے دعا کر سکتے ہیں۔ تو ان کے لئے دعا کریں ان کے لئے بے انتہا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ ان کو اگر ابتلا مقدر ہوں تو ان میں (کامیاب) کرے اور اپنا فضل اور رحم کرے اور آئندہ انہیں بھی اور ہمیں بھی اور ہر ملک کے باشندوں کو تمام بنی نوع انسان کو ہلاکت اور تباہی اور ابتلاء اور امتحان سے محفوظ رکھے وہ بڑا رحم کرنے والا ہے

دوسرے آپ جتنا چاہیں آپ دعا کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی روک نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کے حالات درست کرے اور درست رکھے اس وقت جیسا کہ گذشتہ شام پریذیڈنٹ یحییٰ صاحب نے بھی کہا اور

یہ ایک حقیقت ہے

کوئی سمجھدار اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ بڑے ہی اہم دور میں سے یہ ملک اس وقت گذر رہا ہے۔ انتخابات ہونے والے ہیں۔ جذبات کو ابھارا جا رہا ہے۔ جذبات بھڑکیں گے۔ آگ جلے گی کچھ شعلے بعد میں باقی رہیں گے اگر ہم بے وقوفی کریں۔ اگر ہم حماقت کریں۔ اگر ہم توجہ نہ کریں تو یہ ہو گا لیکن اگر ہم

قوم کا درد

رکھتے ہوں اور قوم کے لئے ہم کام کرنے کے لئے تیار ہوں اور قوم کو مصیبت میں ڈالنے کی خواہش نہ ہو بلکہ ان کی خدمت کرنے کی اور ان کے لئے بھلائی اور خیر کے سامان پیدا کرنے کی نیت ہو تو ہمیں صبر سے کام لینا پڑے گا اور ہمیں نفرت اور غصہ کے جذبات کو بھڑکانا نہیں چاہیے۔ اس سے پرہیز کرنا پڑے گا۔ تو خصوصاً ان دنوں میں

یہ دعا ہونی چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر رحم کرے اور جو الیکشنز میں حصہ لے رہے ہیں انکو یہ سمجھ دے کہ یہ ان کی ذات کا یا پارٹی کا معاملہ نہیں بلکہ ملک کا معاملہ ہے۔ ہار جیت تو دیکھیں کہ کس کی ہوتی ہے لیکن ایک شریف انسان جب جیتتا ہے تو متکبر نہیں بنتا اور غرور اسکے دل میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ جیت کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھتے ہوئے خدا کے لئے اس کے حکم کے مطابق وہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتا ہے اور جو نہیں جیت سکا وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ دنیا تو عارضی ہے یہاں کی جیت ہار کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ ہمیں آئندہ کے متعلق فکر کرنی چاہیئے۔ وہ بشاشت کیساتھ اور شرافت کے ساتھ اپنی شکست کو تسلیم کرتا ہے۔ اور جو بہادر ہیں ایسے بہادروں سے ہماری تاریخ بھری پڑی ہے وہ جیتنے والے مقابل کو جا کر مبارکباد دیتے ہیں۔ ان سے گلے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں الیکشن کی لڑائی تھی ہماری آپس میں تو کوئی دشمنی نہیں تھی۔ خدا ایسے دل ہماری قوم کو بھی دے کہ جب وہ جیتیں تو خدا کی راہ میں خدا کے لئے اس کے حکم سے عاجزانہ راہوں کو اختیار کریں اور اگر وہ جیت نہ سکیں تو شرافت کا

ایک نہایت اعلیٰ نمونہ

دنیا کے سامنے پیش کریں صرف اپنے ملک کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے وہ ہادی بننے کی کوشش کریں۔ وہ جیتنے والے کو مبارکباد دیں اور ان سے گلے بھی ملیں انکو تسلی بھی دیں۔ کہ یہ الیکشن کا مقابلہ تھا اس سے پیار کی فضا پیدا ہوتی ہے جب

ہمارا کالج لاہور میں تھا

تو ہمارا کالج اور تو کوئی کھیل کھیل نہ سکتا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد ابتداء میں ہی ہم نے روئنگ شروع کی تھی۔ دریا کے کنارے پرنسپلز میں سے صرف میں وہاں جایا کرتا تھا۔ کیونکہ دوسرے کالجز ہاکی بھی کھیل رہے تھے، فٹ بال بھی کھیل رہے تھے اور کرکٹ بھی کھیل رہے تھے اور بیسیوں قسم کی کھیلیں وہ کھیل رہے تھے تو ہر جگہ پرنسپل تو نہیں پہنچ سکتا۔ ہمارا کالج شروع میں روئنگ میں پہلے مقابلہ پر آیا۔ وہاں اسلامیہ کالج بھی تھا وہ پہلے فرسٹ پوزیشن میں تھا پھر بعد میں ہم نے ان کو شکست دی اور فرسٹ پوزیشن پر آ گئے اور تیرہ سال سے شاید سوائے ایک دو سال کے اب تک فرسٹ آ رہے ہیں لیکن ان بچوں کو بھی میں سمجھاتا رہتا تھا کہ مقابلہ کشتی رانی کا ہے۔ جب تم دریا کے پانی پر ایکدوسرے سے مقابلہ کرو گے تو ہمارا مقابلہ ہے لیکن دریا کے کنارے پر جیسے میرے اپنے کالج کے بچے ہیں ویسے ہی دوسرے کالجز کے بچے ہیں۔ اور میرے نزدیک کوئی فرق نہیں ہے تمہیں اگر کوئی تکلیف ہو اگر کوئی ضرورت ہو تو مجھے آکر بتایا کرو اور بعض دفعہ دوسرے کالجز کے بچے پیچھے پڑ جاتے تھے کہ آپ مقابلہ کرنیوالے اپنے لڑکوں کو وٹامنز (Vitamins) دیتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم بھی آپ جیسے ہیں تو پھر ہمیں کیوں نہیں دیتے۔ تو میں انہیں بھی دے دیا کرتا تھا۔ عملاً بھی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسی اچھی فضا وہاں تھی باوجود اسکے کہ لاہور میں بعض غیر تربیت یافتہ علاقے بھی ہیں۔ ایک دفعہ کشتی رانی کے مقابلہ سے پہلے اسلامیہ کالج کے حق میں اور ہمارے خلاف ایک نعرہ بڑا گندی قسم کا لگ گیا۔ تو اسلامیہ کالج کی ٹیم کا کیپٹن ان کے پاس چلا گیا اور ان کو کہنے لگا کہ اگر پھر تم نے ایسا نعرہ لگایا تو ہم مقابلہ نہیں کریں گے واپس آ جائیں گے تو محبت کی فضا قائم کرنا تو ساروں کی ذمہ داری ہے۔ اور محبت کے نتیجہ میں

محبت پیدا ہوتی ہے۔

الفضل 25 جون 1971

محبت ہی جیتتی ہے

اسلام نے ہمارے ہاتھ میں محبت اور خدمت اور مساوات کی تلوار دی تھی اسلام کو لوہے کی تلوار تو مجبوراً استعمال کرنی پڑی کیونکہ اسلام کے مقابلہ میں لوہے کی تلوار نکالی گئی۔ لیکن اصل تلوار ہمارے ہاتھ میں خدائے رحمٰن نے اور خدائے ودود نے محبت اور مساوات اور پیار اور خدمت کی دی ہے۔ اور جہاں گئے ہیں اسی تلوار نے دشمن کو گھائل کیا ہے اور وہ علاقے جہاں سے وقتی طور پر مسلمانوں کو پیچھے ہٹنا پڑا اور جہاں کی غیر مسلم آبادی نے رو رو کر ان کو الوداع کہا اور دعائیں دیں کہ خدا تمہیں واپس لائے۔ کیا وہ لوہے کی تلوار کا کرشمہ یا معجزہ تھا یہ تو پیار کا ایک معجزہ تھا وہ

مساوات کا کرشمہ تھا

اور خدمت کا وہ نتیجہ تھا کہ انہوں نے دیکھا کہ مسلمان ہمارے پاس آئے ہمارے ہمدرد بن کر آئے۔ ہمارے خیر خواہ بن کر آئے۔ ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے والے ہمارے جذبات کا خیال رکھنے والے بن کر آئے۔ جب وہ وہاں سے جانے لگے تو غیر مسلم آبادی کے دل میں دکھ اور درد پیدا ہوا لوہے کی تلوار نے یہ فضا پیدا نہیں کی تھی یہ محبت اور پیار کی زبان نے یہ خدمت کے جذبہ نے یہ مساوات کی تعلیم نے فضا قائم کی تھی۔ تو خدا کرے کہ ہمارے جو سیاسی قائدین اور لیڈر ہیں ان کو یہ مسئلہ اسلام کا سمجھ آجائے اور اس فضا کو جو پاک ہونی چاہیئے وہ اسے پاک بنا دیں اور پیار کی فضا بن جائے اور ہزار قسم کے اختلاف کے باوجود بھائیوں کی طرح ہی نہیں بلکہ ہمارا رشتہ تو انسان ۔ انسان سے بھی بڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام غلام کا ہے۔ جو بھی ہمارے اعتقادات ہیں جو بھی ہمارے خیالات ہیں۔ ہم اس چیز میں تو متفق ہیں نا۔ کہ ہم سارے کہتے ہیں کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اسلام نے اس سے بھی اوپر ہمیں یہ تعلیم دی تھی جس کا یہ نتیجہ بنتا ہے کہ چونکہ سارے انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے پیدا کردہ اور سارے عالم پر تسخیر کرنے اور ان کو اپنے قابو میں کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت رکھنے والے ہیں اس لئے سب برابر ہیں۔ تمیز نہیں کی جا سکتی نہ سفید اور کالے کے درمیان نہ کالے اور زرد رنگ کے درمیان نہ چھوٹے قد اور بڑے قد کے درمیان۔ نہ امیر اور غریب کے درمیان۔ نہ بچے اور بڈھے کے درمیان۔ نہ عورت اور مرد کے درمیان جس قسم کی اہلیت ہے۔ اس کے مطابق اس کی نشوونما کمال تک پہنچنی چاہیئے۔ اور ایسی حسین تعلیم دی ہے

میں افریقہ میں گیا ہوں

ان کے سامنے جب یہ باتیں پیش کرتا تھا تو احمدی اور دوسرے بھی خوش ہوتے تھے۔ مگر عیسائی بھی اپنی جگہ سے چھلانگ لگا دیتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اگر اسلام کی یہی تعلیم ہے جو یہ پیش کر رہے ہیں تو ہمارے لئے بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ ان کے پاس اس کا جواب کوئی نہیں اور اسلام کی یہی حسین تعلیم ہے۔ آپ اس زمانہ کے حالات کو دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے وفد کو کہا کہ عیسائی رہتے ہوئے میری اس مسجد میں جو مساجد میں سب سے زیادہ عزت اور احترام والی مسجد تھی تم اپنے طریقہ کے مطابق اللہ کی عبادت کرو۔ کیونکہ عیسائیوں کا وہ فرقہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والا فرقہ تھا۔ قرآن کریم نے یہ اعلان کر دیا کہ

اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ

کوئی انسان مسجد کے اوپر ملکیت کا دعویٰ کر ہی نہیں سکتا۔ مسجد اللہ کی ہے۔ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا (الجن) ہر وہ شخص جو موحد ہونے کی صورت میں خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنا چاہے اس کے لئے مساجد کے دروازے کھلے ہیں۔ خدائے واحد و یگانہ کے آگے وہ سر رکھے۔ اس کا حکم بھی دیا عمل بھی کر کے دکھا دیا۔ پھر جہاں گئے ان کی گردنیں نہیں کاٹیں ان کا دل جیتا۔ گردنیں تو اس جگہ کاٹنی پڑیں۔ جہاں یہ سوال پیدا ہوا کہ مسلمان کی گردن کٹنی چاہیئے یا ایرانی کی یعنی کسریٰ کی فوج کے سپاہی کی۔ یا مسلمان کی گردن کٹنی چاہیئے یا ایک رومی سپاہی کی تو خدا نے کہا کہ جس کی گردن میرے نزدیک قابل عزت اور قابل احترام ہے اس کی میں حفاظت کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ اس بے سروسامان فوج نے خدا کے حکم کے ساتھ اور اس کے فرشتوں کی مدد کے ساتھ ایک ایک میدان میں ایک ایک دن میں ستر ستر ہزار گردنیں کاٹ دیں۔ لیکن ایک دن میں ہی ستر ستر ہزار گردن کاٹنے کے باوجود اس علاقے کے دل اس طرح جیتے کہ انہوں نے پھر کہا کہ ہم تمہارا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے۔ اگر یہ محبت نہ ہوتی اگر یہ پیار کا اعلان اور پیار کا سلوک نہ ہوتا اگر مساوات کا نعرہ نہ لگایا جاتا تو جب ستر ہزار گردن کٹی تھی تو اس علاقہ میں ستر ہزار دشمنیاں پیدا ہو جانی چاہیئے تھیں مگر دشمنی پیدا نہیں ہوئی بلکہ پیار پیدا ہوا۔ اس لئے کہ جو مجبوراً لوہے کی تلوار اسلام کو چلانی پڑی اس سے زیادہ تیز دھار والی پیار اور محبت کی تلوار تھی۔ ان کو مجبوراً گردن کاٹنی پڑی اور دوسرے لوگوں کے بشاشت کے ساتھ دل جیت لئے اور کوئی Bitterness (بٹرنس)، کوئی تلخی کوئی بدمزگی اور کوئی نفرت کوئی دشمنی نہیں پیدا ہوئی بلکہ ایک محبت کی فضا پیدا ہوئی۔ تو کتنی زبردست تھی وہ محبت۔ کتنا زبردست تھا وہ پیار کتنی عظیم تھی وہ مساوات جو عملاً مسلمان سے ظاہر ہوئی کہ ایک ایک دن میں ستر ستر ہزار گردنیں کاٹنے کے باوجود لوگ مجبور تھے کہ اپنے دل مسلمانوں کے حوالے کر دیں۔

یہ معمولی بات نہیں ہے

تو یہ مذہب یہ تعلیم یہ عظیم کتاب جو ہمیں انسان کے دلوں کو جیتنا سکھاتی ہے۔ اس تعلیم کو پس پشت ڈال کر ہم آپس میں لڑنا شروع کر دیں گے اور ملک کی تباہی کے سامان پیدا کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور جتنی چاہیں آپ یہ دعا کر سکتے ہیں اور

یہ دعا آپ کو کرنی چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ نے آج پھر از سر نو غلبۂ اسلام کے سامان پیدا کئے اور ایک نو بہار تو چودہ سو سال پہلے گذری اور ایک نو بہار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم اور محبوب ترین روحانی فرزند مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آگئی۔ آپ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بنی نوع انسان کے لئے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کے اور نور کے ان پر دروازے کھولے اس اسوہ کے مطابق ہمیں

تمام انسانوں کے لئے

یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو اپنے نور سے منور کرنے کے سامان پیدا کرے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرنے کے سامان پیدا کرے۔ بڑی کثرت سے یہ دعائیں کریں اور ان کو بھولیں نہ۔ یہ تو ایک چھوٹی سی چیز ہے کہ جو پیار ہے اس کے لئے ہم نے دعا کرنی ہے۔ یہ تو ایک چھوٹی سی چیز ہے کہ فرض ہو گیا اس کے لئے ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

راولپنڈی کے احباب قاعدہ یسرنا القرآن مکرم مرزا عبدالحق صاحب جنرل سیکرٹری سے حاصل کر سکتے ہیں منیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

نے دعا کرنی ہے۔ یہ تو ایک چھوٹی سی چیز ہے کہ فصل ہم نے بوئی ہے اور یہ دعا کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ اور دعا ہم نے اتنی چھوٹی سی چیز کیلئے بھی کرنی ہے کہ بوٹ کا تسمہ ٹوٹ گیا ہے ہم اپنی طاقت سے نے نہیں سکتے اے خدا دے۔ لیکن یہ تو اصل دعا کے مقابلہ میں چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے دعا ہے۔

اس دعا کو اسوہ بناؤ

جس دعا نے آسمان پر شور مچایا اور اس زمین پر ایک انقلاب عظیم برپا کر دیا۔ وہ دعائیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کی خیر خواہی کے لئے کیں ویسی ہی دعائیں کرو پھر جو صحابہ نے پایا آپ بھی پا لیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس کی توفیق دے۔ اللّٰھم آمین۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھرا

قیمت چھ صد گولی ۲۰ روپے

ناصر دواخانہ ربوہ فون ۳۴ ۔ گول کچہری بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

حکیم غلام احمد صاحب خادم چک ۳ احمد آباد سندھ تحریر فرماتے ہیں آپکی دوا

اکسیر اپھارہ

نہایت مجرب اور قیمتی دوا ہے جس کا ہر زمیندار گھر میں ہونا ضروری ہے ہمارے ایک جانور کو اپھارہ ہوا تو جب حالت نازک ہونے لگی تو خیال آیا کہ "اکسیر اپھارہ" استعمال کر کے دیکھیں جب دوا استعمال کرائی تو چند ہی منٹوں میں وہ جانور ٹھیک ہو گیا جانوروں کے ہر مرض کیلئے ادویات طلب کریں۔ نسخہ جات کا رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

یک روزہ چوزے۔ پٹھیاں۔ چوزے

بیور کی خوراک۔ ٹیکے۔

ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ پٹھیاں ۹۰ نر چوزے ۲/۰۰ سینکڑہ ۳ فی صد زائد

۱۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد

یک روزہ مرغ ۵۰/۰ روپے سینکڑہ (منیجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فون نمبر ۴۸۰۴ گوجرانوالہ

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

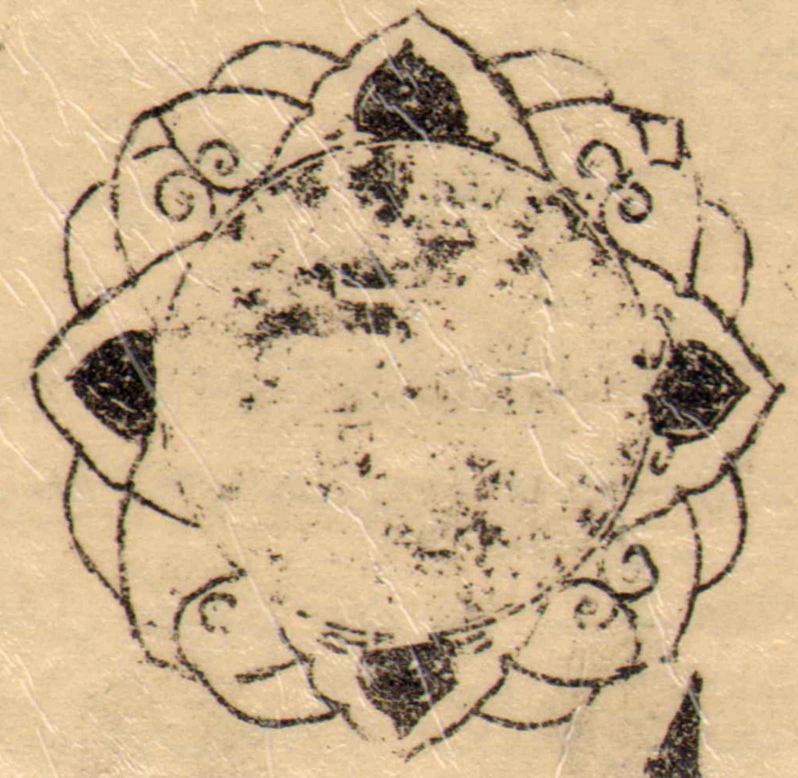

انعامی بانڈ

نقدی سے بہتر ہیں

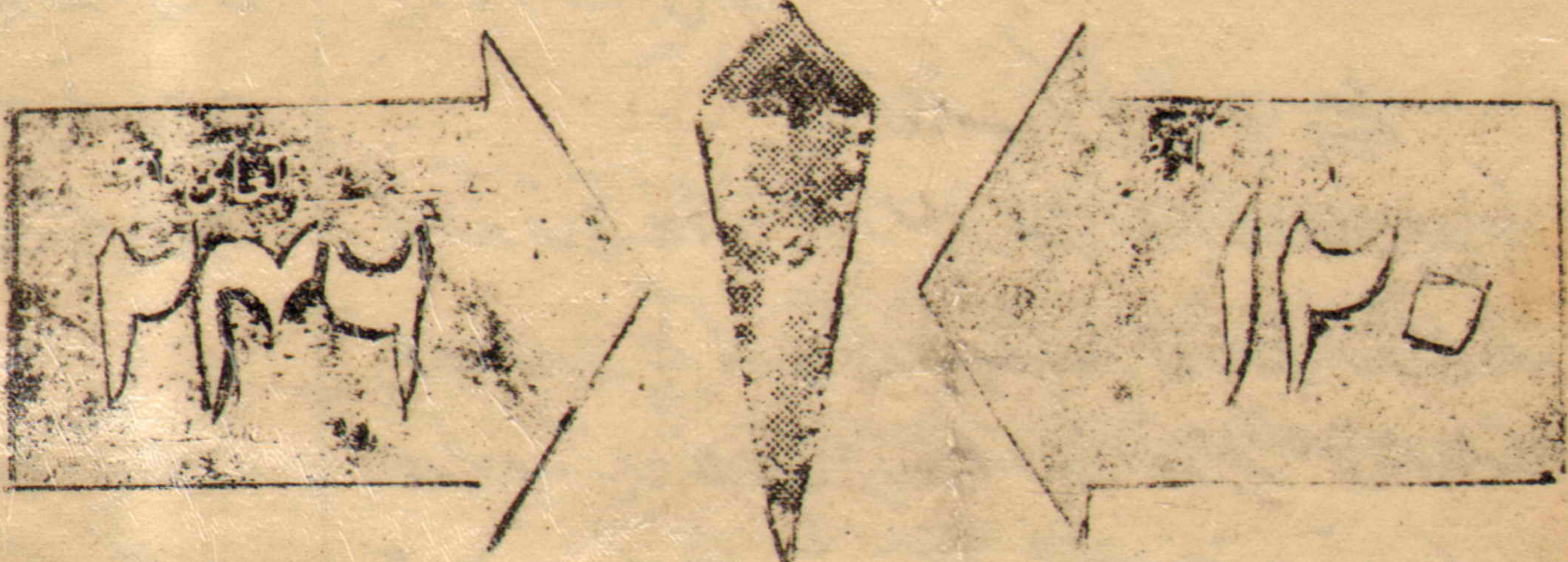

نقدی گھر میں کیوں رکھیں؟ انعامی بانڈ رکھئے

انعامی بانڈ پر نقصان کا کوئی اندیشہ نہیں۔

انعامی بانڈ

نہ ٹیکس نہ زکوٰۃ ——— انعام ہی انعام

تمام بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز ۔ اسلام آباد

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ جو پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

چائنہ ڈینٹل سرس پانی والا تالاب نزد رنگ محل لاہور

ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ مکمل کورس ۲۰ روپے تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

جماعت احمدیہ پر خدا کا فضل

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"یہ کتنا خدا کا فضل ہے کہ آج حضرت مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی غریب جماعت کو اللہ تعالیٰ یہ توفیق دے رہا ہے کہ اس کے ذریعہ افریقہ میں مساجد بن رہی ہیں سکول اور کالج قائم ہو رہے ہیں"

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

گمشدہ نقدی ہمارے محلہ کی ایک غریب و بے کس لڑکی کے مبلغ ۲۰ روپے رحمت بازار میں گر گئے ہیں۔ نقدی ایک سفید رومال میں تھی۔ اور ایک دس روپیہ اور دو پانچ پانچ روپیہ کے نوٹوں پر مشتمل تھی۔ جس صاحب کو ملے تو یہ نقدی خاکسار کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(محمد احمد۔ ایچ اے۔ دفتر وقف عارضی ربوہ)

ٹنڈر مطلوب ہیں

نصرت گرلز سکول کے لئے پچاس عدد کرسیاں تیار کروانی ہیں۔ پیمائش کرسی حسب ذیل ہوگی: عرض ½۹"-۱' اونچائی ۶"-۱'

ایک بازو دو دو فٹ لمبا ½۱" عرض ۸" گولائی۔ پشت گول اگلا پایا ½۱" ۲" موٹا پچھلا ½۱" ¼۱"

لکڑی کا شیشم خشک سیاہ بے داغ۔ بیسٹ لکڑی کی ہوگی۔ (چھیتاں) پالش سپرٹ کا۔ پالش کرنے سے پہلے سامان دکھا کر منظور کروانا ضروری ہوگا۔ ٹنڈر بنام ہیڈ مسٹریس صاحبہ یا مینجر صاحب ۲۶/۶ تک نمونہ کی کرسی ٹنڈر کے ہمراہ۔ (غیر پالش شدہ)

(مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

تقریب رخصتانہ و دعوت ولیمہ

میرے ماموں زاد برادر عزیزم احمد کریم دمرہ ولد شیخ فضل کریم صاحب دمرہ مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزہ نسیم سحر بنت قریشی بشیر احمد صاحب مرحوم بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مورخہ ۱۷ جون کو ربوہ میں پڑھا نیز اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مورخہ ۱۸ جون کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور احمدیت کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ آمین۔

(خاکسار شیخ عبدالقیوم ودھاون آف چنیوٹ حال لائل پور)

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے!

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں۔ اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے (مینیجنگ ایڈیٹر)

آپ پوسٹل لائف سے زندگی کا بیمہ مفت کرا سکتے ہیں۔
وہ رقم جو آپ انکم ٹیکس دینے سے بچائینگے اور جو بونس کی شکل میں آپ کو ملے گی پریمیم کی رقم سے کہیں زیادہ ہوگی۔ آپ بیمہ کرائیں یا پھر انکم ٹیکس زیادہ دیں لیکن اگر آپ نے پوسٹل لائف سے بیمہ کرالیا تو

۱۔ انکم ٹیکس میں بچت ہوگی۔
۲۔ بیمہ کے ذریعہ آپ کی بچت جمع ہوتی رہے گی۔
۳۔ پوسٹل لائف کے گرانقدر بونس اس میں اضافہ کرتے رہیں گے۔
۴۔ آپ کے خاندان کو ہمہ وقت تحفظ فراہم رہے گا۔

۳۰ جون سے پہلے پہلے پوسٹل لائف پالیسی خرید کر انکم ٹیکس بچایئے۔

مفت انشورنس

ٹیکس کا پیسہ بچایئے انشورنس میں لگایئے

بونس کی شرح

تاحیات پالیسیوں پر ۴۲ روپے فی ہزار
میعادی پالیسیوں پر ۳۳ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

ADGROUP:CDNS

سرگودھا سے لاہور عوامی ٹرانسپورٹ کی عوامی ایکسپریس بسیں

نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
سرگودھا سے لاہور	۴/-	۵/-	۶/۱۵	۸/۱۵	۹/۱۵	۱/-	۱۱/-	۱۱/۴۵	۲/۴۵	۳/۴۵	۴/۴۵ شام
لاہور سے سرگودھا	۳ بجے	۵/۲۰	۷/۴۰	۹/۲۰	۱۱/۵۰	۱/۴۰	۲/۲۰	۳/۲۰	۳/۴۰	۶/-	۸/۳۰ رات

بیوپاری حضرات کی سہولت کے لئے لاہور سے آخری ٹائم ۸/۳۰ چلایا گیا ہے۔
نئی گاڑیاں تجربہ کار سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہے۔ (مینیجر ایم اے ظفر)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۳۸

گذشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

از ۸ تا ۱۴ ؍احسان (مطابق ۸ تا ۱۴ ؍جون ۱۹۷۱ء)

۱- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۰ ؍احسان کی صبح کو چھ بجے بذریعہ کار ربوہ سے اسلام آباد تشریف لے گئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ حضور اسی روز شام کو بخیریت مع قافلہ اسلام آباد پہنچ گئے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔

۲- حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی چند روز کے لئے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ آپ کی طبیعت اکثر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۳- مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب مشرقی افریقہ میں کئی سال تک فریضہ تبلیغ اسلام سرانجام دینے کے بعد معہ اہل وعیال ۱۵ ؍احسان کو بذریعہ چناب ایکسپریس بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ سٹیشن پر بہت سے احباب نے اپنے مجاہد بھائی کا خیر مقدم کیا اور ہار پہنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا واپس مرکز میں آنا مبارک کرے آمین

۴- یہ خبر پڑھ کر احباب خوش ہوں گے کہ نائیجیریا کے شہر Minna میں ہمارے نئے احمدیہ سیکنڈری سکول کے لئے وہاں کی گورنمنٹ نے ۴۰ ایکڑ زمین دینے کا وعدہ کیا تھا مگر اب حکومت نے ۸۰ ایکڑ زمین دے دی ہے اور زمین کے کاغذات مکمل ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ

ہمارے اس سکول کا افتتاح مارچ ۱۹۷۰ء میں ہوا تھا۔ اس کے کھولنے میں مکرمی رفیق احمد صاحب ثاقب اور مکرمی احتشام النبی صاحب نے نمایاں مدد فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق حقیقی اسلام کے غلبہ کا دن جلد لائے۔ (آمین)

۵- ۱۸ ؍احسان کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی خطبہ جمعہ [illegible] مختصر طور پر اسلام میں اجتماعی زندگی اور نماز باجماعت کی اہمیت واضح فرمائی۔

۶- ایسے تمام دوستوں کو جو فضل عمر درس القرآن کلاس میں داخلہ لینا چاہتے ہیں چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اپنی درخواستیں اپنی جماعتوں کے امراء یا صدر یا مربی صاحب سے تصدیق کروا کر نظارت ہذا کو بھجوا دیں یہ کلاس پانچ جولائی ۱۹۷۱ء کو شروع ہوگی۔

اعلان دارالقضاء

مکرم عطاء اللہ صاحب نثار و مکرم لطف المنان صاحب پسران مکرم مولوی رحمت علی صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ صاحبہ عائشہ رحمت علی مرحوم نے ایک پلاٹ رقبہ ۲ کنال قطعہ ۲/۱۱ واقع دارالصدر ربوہ خرید کیا تھا۔ چونکہ ہماری والدہ صاحبہ فوت ہو چکی ہیں اس لئے درخواست ہے کہ ازراہ کرم مذکورہ پلاٹ ہمارے دونوں بھائیوں کے نام منتقل کرکے بعد مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ کو بحساب رقم کوٹھی ڈیوس روڈ لاہور دے دیا جائے۔ ہماری ہمشیرہ صاحبہ بھی ہماری والدہ کی وارث ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنا حصہ بحق خاکساران ترک کر دیا ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو ۱۵ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ مرکزی اجتماع

۸-۹-۱۰ ؍اخاء/اکتوبر کو منعقد ہوگا

تمام لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ:-

ہمارا چودھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۸-۹-۱۰ ؍اخاء/اکتوبر (خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع کے دنوں میں ہی) بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ لجنات کو ابھی سے اجتماع کی تیاری شروع کر دینا چاہیئے۔ اجتماع سے متعلق ہدایات کے لئے امسال کوئی الگ سرکلر لجنات کو نہیں بھجوایا جائے گا۔ کیونکہ تمام ہدایات سالانہ رپورٹ میں اسلئے پہلے سے چھپوا دی گئی ہیں کہ لجنات کو تیاری کے لئے زیادہ وقت مل سکے۔ جس لجنہ کے پاس رپورٹ سالانہ ہو وہ دفتر لجنہ میں لکھکر فوری طور پر منگوا لیں۔ نیز اجتماع کا چندہ ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے وصول کر کے بھجوانا شروع کر دیں۔ حسب سابق اجتماع کے موقعہ پر لجنات کی مجلس شوریٰ بھی ہوگی۔ اس کے ایجنڈا کے لئے تجاویز ۲۰ ؍اگست تک بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوری ضرورت

مغربی افریقہ میں اپنے سکولوں کے لئے ایک بی اے بی ایڈ اور ایک بی ایس سی۔ بی ایڈ استاد کی ضرورت ہے

بی اے بی ایڈ نے بی اے میں حساب کا مضمون لیا ہو۔ اور وہ حساب ایف اے کے معیار تک پڑھا سکیں۔ سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں اور اسناد کی فوٹو سٹیٹ کاپی دفتر وکالت تبشیر کو جلد بھجوا دیں۔

(وکالت تبشیر)

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کیلئے خاص تحریک دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

احباب کو علم ہے کہ ہمارے عزیز بھائی صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سوا سال سے پتہ کی پتھریوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں تکلیف تو کئی سال سے تھی مگر شدت سوا سال سے ہوئی ہے اور اس تکلیف کیلئے ان کے دو بڑے اپریشن گذشتہ سال اپریل اور اکتوبر میں ہو چکے ہیں اور پتہ نکالا گیا تھا مگر اس کے بعد بھی پھر شدید درد کے دورے ہو گئے اور ابھی چند دن ہوئے لاہور میں بہت شدید درد کا دورہ پڑا۔ کمزوری بیحد ہو گئی ہے ان کو پھر راولپنڈی لے گئے ہیں اور خیال ہے کہ پھر اپریشن کرنا پڑے گا۔ ہمارے بھائی نے اس عرصہ میں بے حد تکلیف اٹھائی ہے۔ لہذا خاکسار سب احباب جماعت کی خدمت میں عزیزم میاں منیر احمد صاحب سلمہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہے کہ وہ قادر وتوانا خدا جو شافی مطلق ہے اپنا خاص فضل اور رحم فرماتے ہوئے اپنے خاص دست شفاء سے انکو کامل شفا عطا فرمائے اور ہر قسم کے سُقم اپنے فضل سے دور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا

میرے لڑکے کرامت اللہ کی ٹانگ پر کینسر کی تکلیف ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اس کی ساری ٹانگ کاٹ دینی پڑی۔ زخم کی حالت بفضل تعالیٰ اب نسبتاً اچھی ہے میں اسے رحیم یار خاں سے ربوہ لے آیا ہوں اور یہاں علاج جاری ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے اسکی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے

سردار رحمت اللہ دارالرحمت ربوہ